© rasailojaraid.com

تبصرے

اُردو زبان کا ارتقاء از جناب ڈاکٹر شوکت سبزواری تقطیع متوسط ضخامت تقریباً ۵۰۴ صفحات ٹائپ جلی اور عمدہ قیمت مجلد معہ سات روپیہ آٹھ آنے ۔ پتہ :۔ پاک کتاب گھر ۳۹ ۔ پٹواٹولی ۔ ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) ۔

اُردو زبان کی ابتدا اور اُس کی نشو و نما کے متعلق اِس وقت تک جن حضرات نے کتابیں لکھی ہیں اُن میں سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ عہدِ شاہ جہانی کی پیداوار ہے اور اُردو داں طبقہ میں عام طور پر یہی نظریہ مقبول ہے ۔ بعض محققین نے اس کا رشتہ سلطان محمود غزنوی کی فتوحاتِ ہند سے جوڑا ہے ۔ کسی نے اور پیچھے ہٹ کر اس کو محمد بن قاسم کے فتح سندھ کی یادگار بتایا ہے ۔ یہی اختلاف اردو زبان کی جائے ولادت کے بارہ میں ہے ۔ کوئی اس کا اصل وطن دلی اور آگرہ کو بتاتا ہے ۔ حافظ محمود شیرانی نے پنجاب کو اس کا مولد قرار دیا اور دکن کے ادیبوں نے اس کی جائے پیدائش دکن کو بتایا ۔ لیکن ان سب اختلافات کے باوجود اس کا سب پر اتفاق ہے کہ بہرحال اُردو نے جنم مسلمانوں کے ہاتھوں لیا ۔ اور انھوں نے ہی اس پودے کی آبیاری کر کے اُس کو ایک تناور درخت بنا دیا ۔ لیکن ڈاکٹر شوکت سبزواری نے جو اُردو زبان کے محقق اور ادیب ہیں اس کتاب میں لسانیات کی اصطلاح تاریخی گرامر کے اصول کی روشنی میں یہ دکھایا ہے کہ اُردو کا قدیم رنگ کیا تھا ۔ زمانہ کے اُلٹ پھیر کے ساتھ ساتھ اُس میں عہد بہ عہد کیا کیا تبدیلیاں ہوئیں ۔ اس کے ارتقائی مدارج کیا ہیں ۔ اور اس کی معاصر بولیوں کے ارتقائی منازل کے ساتھ ان تبدیلیوں کو کیا نسبت ہے ۔ اس سلسلہ میں فاضل مصنف نے پانچ باب قائم کئے ہیں ۔ پہلے باب میں صوتی تبدیلیاں ، دوسرے باب میں اخذ و اشتقاق ۔ تیسرے میں اسماء ماخذ ۔ یعنی وہ اسماء جو کسی خاص معنی کے لئے وضع

© rasailojaraid.com